۱۵۵۱

واعبد ربک کانک تراہ

۲۷۲۶
تصوف
CHECKED

رسالہ حقیقت ارکان محمدی

CHECKED 1995

از تالیفات نکتہ دان و حکمت رس واقف اسرار ربانی

محقق علوم حقانی مولانا مولوی سید مصطفی قادری الجیلی سلمہ الولی

بحسن اہتمام و سعی بالاکرام مولوی سید نجم الدین صاحب

مطبع ابو العلائی میں چھپا

۱۳۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی حمد و ثنا اُس ہادی حقیقی کے شایان ہے جسنے بنی نوع آدم کو فطرۃ اسلام پر پیدا کرکے صراط مستقیم بتایا اور کلمہ طیبہ کی مصداق علمہ الانسان ما لم یعلم کی تعلیم دی اور ہزاران درود اُس ذات مقدس جسنے اُس کلمہ کی تحقیق و تفہیم فرماکر درجہ تکمیل کو پہنچایا اور اسلام مجازی و حقیقی کی راہ نمائی صاف طور پر فرمائی کہ بنی الاسلام علی خمسۃ جو شہادت و نماز و روزہ و حج و زکوۃ ہے پس اسلام کا دار و مدار ان پانچ امور پر موقوف ہے جبتک انکی تصدیق اور تعمیل بدرجہ تحقیق نہ ہو مرتبہ کمال کو پہنچنا دشوار ہے تصدیق سے یہہ مراد نہیں کہ صرف زبان سے اقرار کرے جیسے طوطا کہا کرتا ہے یہہ تصدیق زبانی کام نہیں دیتی جبتک تصدیق زبانی تابع تصدیق و تعمیل قلبی و روحی نہو تابع کیا معنی بلکہ دونو ایک ہوجائیں جیسے وارد ہے واعبد ربک کانک تراہ پس اس سے ظاہر ہے کہ عبادت بدنی و قلبی دونو ایک ہوں تا وقتیکہ زبان و قلب و تکلم و سمع ایک نہوں یہہ نتیجہ نہیں حاصل ہوسکتا چنانچہ حدیث شریف

میں آیا ہے الشریعۃ کالسفینۃ والطریقۃ کالبحر والحقیقۃ کالصدف والمعرفۃ کالدر فمن اراد الدر رکب فی السفینۃ ثم شرح فی الیم ثم وصل الی الدر ومن ترک ہذہ الترتیب لم یصل الی الدر اور دوسری حدیث شریف ہے کہ الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ رویتی پس اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کے لئے ابتدا وانتہائے جب تک انسان شریعت وطریقت وحقیقت پر جو قول وفعل وحال حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں نہ چلیگا مرتبہ معرفت جو رویت ہے کیسے حاصل ہوگا اور جب تک یہہ ترتیب ملحوظ نہیں رہے گی زمرہ اولئک ہم الفائزون مین کیونکہ داخل ہوگا جب انسان پر اول یہ فرض ہے کہ پہلی پہل تصدیق الوہیت جو مرتبہ ناسوت مین بلحاظ ظاہر شریعت ہے ملتقی ہے مگر یہہ تصدیق ایک اعلےٰ درجہ کی تصدیق نہیں ہوگی کیونکہ یہہ ابتدائی مرتبہ ہے اور مرتبہ ابتدائی کسب تکمیل کے اعتبار کے لایق ہوتا ہے لہذا اسکو بلحاظ باطن شریعۃ جو طریقت سے نامزد ہے تصدیق وتعمیل کرنا لازم ہوا اسکے بعد بلحاظ حقیقتہ جو الحقیقۃ احوالی سے ممتاز ہے اقرار وتصدیق کرے اور نیز تعمیل اسکے بعد مرتبہ تکمیل کا جو مرتبہ چہارم اور جامع مراتب باطن ہے سچائی سے اسکی تحقیق درجہ اتمام کو پہنچا دی تو اب اسکی تصدیق اور ایمان مرتبہ کمال کا پہنچیگا علی ہذا باقی ارکان کی بھی تحقیق درجہ کمال کو پہنچا دی چونکہ

چونکہ حدیث شریف مین آیا ہے الایمان اقرار باللسان وتصدیق
بالقلب وعمل بالارکان اس سے یہ مطلب نہین کہ صرف طوطے کی طرح
زبان سے کہدین سمجھا دین بلکہ ہر فرد بشر پر فرض ہے کہ شریعت طریقت
وغیرہ مراتب مین جو مشہور خاص و عام ہین ان پانچون ارکان کی تحقیق و
تکمیل مراتب چہارگانہ مین کامل طور پر ہونی چاہیے چونکہ ادا ارکان کے قواعد
سے ہر شخص واقف ہے یہان اسکی بیان کی چندان ضرورت نہین مگر وہ
قواعد وہی ہین جو ظاہر شریعت ہین لیکن اس مرتبہ کمال کے نہین جو وعبد
ربک کانک تراہ کا مفہوم ہے اگرچہ بظاہر اسکی ادائی مین دشواری
معلوم ہوتی ہے مگر من جد وجد کی حیثیت سے ممکن ہے اگر یہہ امر
ناقابل الحصول ہوتا تو حضور عالم علیہ السلام کیون ارشاد فرماتے یہہ ہماری
غفلت و عدم توجہ ہے جو اسکو حاصل نہین کرتے علی ہذا دوسرے ارکان
کی تحقیق بھی ایسی ہی ہے جب تک ارکان حسب ظاہر و باطن ادا نہونگے
مرتبہ ایمان حقیقی و اسلام حقیقی کو پہنچنا دشوار ہے ۔ لہذا اس فقیر نے
چند ورق ان ارکان خمسہ کی تحقیق مین حسب مراتب چہارگانہ برخوردار سید
محمد قادری طال عمرہ کی تعلیم کے لئے لکہے اور اسکا نام

حقیقت ارکان خمسہ

رکہا

پہلا رکن توحید مین

توحید ارکان خمسہ کا پہلا رکن ہے جبتک کوئی شخص اسکی تصدیق یقینی کرے گا مومن نہوگا شریعت مین توحید اثبات الوہیت اور اعتقاد معبودیت اور اقرار کلمہ سے ہے جو طریقہ سلف ہے یا استماع کلام ربانی اور احادیث نبوی یا دلایل عقلی و براہین نقلی سے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا یہہ سمجھنا کہ وہ قدیم بذات خود اور حی بحیات خود اور سمیع و بصیر اپنی سمع و بصر سے اور کلیم اپنی کلام سے ہے یہہ توحید ظاہری خواہ تقلیدی ہو یا عقلی و نقلی جو محتاج آلات نہین ہے حاصل کرکے وہ لوگ شرک و نفاق سے نجات پا سکتے ہین اور مرتبہ اسلام حاصل کرکے ہمیشہ کا عذاب ابدی سے محفوظ و مامون ہوتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی یعنی لا الہ الا اللہ ملک انسانیت مین ایک قلعہ ہے تو اسکے اور قلعہ کے لیئے ایک امیر عادل اور وزیر عاقل ضرور ہے تا سلطنت شاہی خدم و حشم اعضا پر جاری کرے اور رعیت تو اسے جسمانی امن مین رہی اور دزدان راہ جو خطرات نفسانی و شہوانی اور خیالات شیطانی و حیوانی وغیرہ ہین انکو غلبہ و تسلط نصیب نہو اسلیئے اسکی انتظام کے واسطے روح امیر اور دل وزیر ہے عوام کلمہ کہنے سے قلعہ مین داخل ہو جاتے ہین لیکن قرب شاہ و وزیر حاصل نہین ہوتا

کیونکہ عوام کی مثال ایک مزدور کی ہے پس مزدور کو قرب شاہ و وزیر کیسے حاصل ہوگا اسیطرح لوگ شرک جلی سے کلمہ پڑھکر پاک ہوتے ہین لیکن وسوسے کے مدرسے باہر نہیں ہوتے - طریقت مین توحید وہ ہے کہ سالک دوام مقامات و منازل سیر الی اللہ مین رہے اور اُس سیر مین سلوک الحق اور تعلق غیر سے اعراض کرے اور تمام حرکات و سکنات و خطرات اور سائر موجودات کو اپنے دل سے دور و محو کرے چنانچہ مولانا جامی فرماتے ہین ؎

توحید بعرف صوفی صاحب سیر
تخلیص دل از توجہ اوست بغیر

حقیقت مین توحید یہہ ہے کہ سالک طریقت جب نور ایمان اور دیدہ بصیرت سے حق تعالے کو شواہد اکوان و مجالی امکان مین دیکھتا ہے اور اثبات واجب الوجود کرتا ہے اور جمیع موجودات کو معدوم اور دلایل عقلی و فکری سے بری ہوتا ہے اور ہر مقام مین ہستی حق کا ظہور اور تمام اشیا کو حق کی ہستی مین محو دیکھتا ہے اور ہر شے مین ذات حق کو متجلی و مشہود پاتا ہے تو وہ موحد حقیقی ہوتا ہے معرفت مین توحید یہ ہے کہ جب سالک ثبوت وجود واحد سے نفی غیریت اور دوئی اور اپنی یافت کو زایل پاتا ہے اور تمام تعینات اُسکی نظر مین فانی اور بجز حق کے کچھہ نہین رہتا اور مرتبہ اطلاق کو بغیر حلول و اتحاد کے پہنچتا ہے تو مرتبہ غیب پر استقرار پاتا ہے جیسے

کوئی آئینہ مین اپنی صورت کے نظارہ مین مستغرق ہوجاوے اور آئینہ اُسکی نظر مین نرہے ایسا ہی موحد پر انوار صفات آلہی اور تجلیات نامتناہی ظہور اور غلبہ کرلیتے ہین تو وجود امکانی اُسکی نظر شہود مین معدوم ہوجاتا ہے جیسے کواکب ظہور آفتاب مین کیونکہ کواکب بالذات نیست و معدوم نہین ہوتے بلکہ پرتو آفتاب مین نظر سے غائب و مستور مین اسیطرح روح جب پرتو ذات شہود ہوتی ہے تو آلایش حدوث سے پاک و صاف ہوجاتی ہے اور علویات و سفلیات کو شواہد و دلایل سے معدوم کرتی ہے تو حق کے سوا اسے کچھ مشہود نہین ہوتا اپنی مین کیا بلکہ تمام موجودات مین ظہور وحدانیت حق مشاہدہ کرتی ہے بہت سے لوگ اسمقام مین لغزش پاتے ہین اور مجذوب بنکر مدارج ترقی سے باز رہتے ہین اور بعض اپنے کو حق سمجھکر ورطہ الحاد مین گرتے ہین اور گمراہ ہوتے ہین بغیر رہبری شیخ کامل کے اس بادیہ مہلکہ کو قطع کرنا دشوار اور مقصود حقیقی کو پہنچنا ناممکن جب شناور اس بحر بیکران کا تلاطم امواج تجلیات صفاتی سے فنار کلی حاصل کرتا ہے اور جمیع حجابات امکانی سے مجرد ہوتا ہے تو دریاے ذات کی ایک موج اُسکی سرخفی پر جو نور ذات سے منور ہے آتی ہے اور ورطہ امکانی سے اُسکو نکالکر تمام ممکنات سے مرتفع کردیتی ہے اب اُسکو مرتبہ محو در محو اور فنا در فنا حاصل ہوجاتا ہے جبتک کوئی مسلمان اس توحید

حقیقی کو حاصل نہ کرے ہرگز اسکی توحید مرتبہ کمال کی نہوگی کیونکہ حدیث شریف
مین آیا ہے۔ من عرف ربہ بالجسم فہو کافر ومن عرف ربہ بالطبع
فہو زندیق ومن عرف ربہ بالنفس فہو ملحد ومن عرف ربہ بالعقل
فہو حکیم ومن عرف ربہ بالقلب فہو صدیق ومن عرف ربہ بالروح
فہو محقق ومن عرف ربہ بالسر فہو عارف ومن عرف ربہ بالخفی
فہو موحد ومن عرف ربہ بربہ فہو مومن کامل شرح اس کلام
ہدایت انجام کی حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے یون فرمائی ہے کہ
اندہون کے محلہ مین ایک ہاتھی آیا ہر ایک اندہے کو شوق اسکی دیدار کا ہوا
تو ہر ایک اسکی پاس گیا اور ہاتی کو پکڑا کسی نے خرطوم پکڑی کسی نے دانت
کسی نے کان کسی نے پاؤن کسی نے دم بہر حال ہر ایک نے ایک ایک
حصہ جسم کا پکڑا پس ہر ایک نے تصور کیا کہ ہاتھی کی صورت وہیئت ایسی ہی
ہے اسیطرح اس حدیث شریف سے تعقل ہو سکتا ہے کہ کسی نے جسم کا
اقرار کیا کسی نے طبیعت کو خدا کہا کسی نے نفس کو علی ہذا تا آخر حدیث
پس مومن کامل وہی ہے جو رب سے رب کو پہچانے اور ہر وقت
رب کی آنکھ سے رب کا مشاہدہ کرے جس پر عرفت ربی بربی دال
ہے اور تخلقوا باخلاق اللہ مشعر جسکی تفہیم ارشاد مرشد سے بخوبی
ہوتی ہے۔

دوسرا رکن نماز کے بیان میں

نماز شریعت ۔ صوفیہ نماز کو مذاکرہ کہتے ہیں اور نماز کا کمال عمل انتظار
پنجوقتہ ہے یعنی ایک وقت سے دوسرے وقت تک اسطرح کہ کوئی
وقت نماز کے خیال سے غافل نہو کیونکہ انتظار نماز عین نماز ہے
چنانچہ المنتظر للصلوۃ کانہ فی الصلوۃ پس جب نماز کا وقت آوے
تو احتیاط و طہارت و نیت و تکبیر تحریمہ وغیرہ و استقبال قبلہ و دیگر مستحبات
و ضوابط سے جو مقرر ہیں نماز ادا کرے جسکا تعلق بدن سے ہے کیونکہ
اگر کوئی خیال سواے نماز کے ہو تو وقت ادا نماز وہی خیال پیش نظر
ہوگا اسلئے اسکی نفی کے واسطے ہر وقت انتظار وقت نماز ضرور ہے
تا وہی تصور نماز پیش رہے چنانچہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں ہر عابدیکہ باشد او بمراد خود سجدہ میکند یعنی ہر کس مرادے و
مطلبے دارد مثلاً آرزوے مال و جاہ و زن و فرزند وغیرہ کہ مراد اوست
آن در وقت سجدہ بخاطر او میگذرد و متمثل میگردد و نمیداند ہمان تمثیل مسجود او
میشود پس باید کہ طالب حق حق را مراد سازد تا سجدہ او بحق واصل شود
اسلئے طالب حق کو لازم ہے کہ مقصود و مراد سواے ذات حق کے نہ
بناوے تا سجدہ مقصود حقیقی کو ہوا اور اس رکوع و سجود وغیرہ پر قناعت نکرے

تا زاہد خشک نہو بلکہ اُس مقام سے عروج کرے اور مسجود حقیقی کا خواہان
رہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے۔ واعبد ربک کانک تراہ
فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنی تو اپنے رب کی بندگی ایسی کر
گویا تو اُسکو دیکھتا ہے اگر تو اُسکو نہین دیکھ سکتا ہے تو وہ تجکو دیکھتا ہی
پس اِس حدیث سے طالب کو فکر اور اندیشہ حاصل ہوگا کہ خدا یتعالے کو
کسطرح دیکھون اور وہ میرے کو کیسے دیکھتا ہے اور جو حدیث شریف
تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة مین لفظ تفکر وارد ہے
اُس سے مراد یہی فکر ہے اور نیز دوسری حدیث شریف ہے من تفکر
تبصر جس شخص نے فکر کی پالیا پس طالب کیسے اُسکو پا سکتا ہے کیونکہ وہ
بیچون وبیچگونہ ہے لہذا طالب متفکر کو لازم ہے کہ اول باب الٰہی کو دریافت
کرے اور اُسکی محبت و اطاعت قبول کرے تا اپنی مراد کو پہنچے ورنہ اُس کا
پانا سخت دشوار ہے باب الٰہی وجود مومن کامل سے مراد ہے جو متبع
انا مدینة العلم وعلی بابها ہے پس جب تک پیر کامل کی خدمت مین
حاضر نہوگا اور حسب فرمان اُسکی عمل نہین کرے گا وصول الے المطلوب ناممکن
نماز طریقت۔ صوفیہ اُسکو مراقبہ کہتے ہین جو نماز وغیر نماز مین ضرور ہے
یعنے جب تک دل خطرات نفسانی وشہوانی وملکی اور ہوا جس سے پاک و
صاف نہو اور مقصود ذات حق کے سوا کچھہ نہو سجدہ معبود ادا نہوگا کیونکہ۔

لاصلوٰۃ الا بحضور القلب مشعر برین امر ہے پس طریقت مین نماز کے مفسد خطرات وخیالات شہوانی وملکی ہین جیسے کسیکا مقولہ ہے الناس عالم او متعلم والباقی ہمج یعنے آدمی وہی ہے جو دانا سجد آگہ یا مرد دانا کا تابع ہو باقی تمام گدہے کی مکھی ہین یعنے جب تک آدمی اپنی ظاہر وباطن کو متوجہ بحضرت حق نرکھے ہرگز نماز ادا نہوگی بمصداق لاصلوٰۃ الا بحضور القلب لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنی ظاہر وباطن کو ایک کرے اور متوجہ بحضرت حق رکہے تا نماز کامل ادا ہو۔ نماز حقیقت۔ مرتبہ حقیقت مین نماز یہ ہے کہ سالک اپنی روح کی توجہ دواما محبوب حقیقی کے جانب رکھے یعنے نماز وغیر نماز مین توجہ بحق رہے جسپر ہم فی صلوٰۃ دائمون شاہد ہے ورنہ عدم توجہ مین نماز قضا ہوگی اور اس توجہ کو مشاہدہ بہی کہتے ہین نماز معرفت۔ صوفیہ اسکو مکاشفہ کہتے ہین یعنے کشف صفات ذاتی ہے جو طالب حق کو معائنہ ہوتا ہے کہ سمیع کونسی کان سے سنتا ہے اور بصیر کونسی آنکہ سے دیکہتا ہے اور کلیم کونسی زبان سے کلام کرتا ہے اور علیم کونسے سینہ سے ادراک علم کرتا ہے اور کونسے ہاتہ پکڑتا ہے اور مرید کونسے دل سے ارادہ کرتا ہے اور حی کونسے جسم سے زندہ ہے چنانچہ ان حالتون کی توضیح پر یہہ حدیث دال ہے لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ

وبصرہ الذی یبصر بہ ولسانہ الذی ینطق بہ وید الذی یبطش بہ
ورجلہ الذی یمشی بہا یعنی ہمیشہ میرا بندہ میرے نزدیک ہوتا ہے
نوافل سے یہان تک کہ مین اُسے دوست رکھتا ہون پس جب اُسکو دوست
رکھتا ہون تو اُسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہوجاتا ہون
جس سے وہ دیکھتا ہے اور زبان ہوجاتا ہون جس سے وہ کلام کرتا ہے اور
ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن ہوجاتا ہون جس سے وہ
چلتا ہے یعنے جو بندہ تزکیہ نفس سے متخلق باخلاق اللہ ہوجاوے اور اشتغال
نوافل رکھے اور کوئی امر باطل اُسمین نرہے تو البتہ وہ جو کرتا ہے حق کرتا ہے
وہ جو کہتا ہے حق کہتا ہے اور جو سنتا ہے حق سنتا ہے اور وہ جو دیکھتا
حق دیکھتا ہے اور جانب حق اختیار کرتا ہے اور راہ حق پر چلتا ہے پس
اس سے یقین ہوا کہ انسان مظہر حق ہے جو مسجود ملائکہ ہوا اور مراد نوافل
سے وہ عبادت ہے جو غیر فرائض ہے اور نوافل مین کوئی شے ترک دنیا
سے بہتر نہین ہے چنانچہ فرمان ہدایت انجام علیہ السلام سے مستفاد ہے
کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ ۔ نماز معرفت ۔ مرتبہ معرفۃ مین
نماز وہ ہے کہ عارف کی دل مین شائبہ غیریت کا اور خطرہ دوئی اعتباری
کا نگزرے کیونکہ شائبہ غیریت اور خطور خطرہ فاسد نماز ہے جب تک مفہوم
ارکان ہر چہار منزل مذکورہ پیش نظر نہو نماز ادا نہوگی اور مقام وہم

فی صلوۃ دائمون کو نہین پہنچیگا۔

تیسرا رکن روزہ کے بیان مین

شریعت مین روزہ یہہ ہے کہ صبح سے شام تک اپنے نفس کو کھانے پینے اور عورت کے ملنے سے روکے بلکہ کمال روزہ یہہ ہے کہ اپنے تمام اعضا کو جمیع امور ناشایستہ سے بچاوے اور اشیاء خوردنی و آشامیدنی مین احتیاط کرے وجہ حلال سے کیون نہو۔ طریقت مین روزہ یہ ہے کہ اپنے قواے جسمی کو تمام خواہشات اور لذات نفسانی و شیطانی سے روکے جیسے آنکھ کو دیدار حسن فانی سے اور کان کو استماع لغویات سے اور زبان کو کلام بیہودہ سے اور دل کو علایق سے خالی کرکے جمال بیمثال کے خیال و فکر سے معمور کرے۔ صوم حقیقت۔ اہل حقیقت کا روزہ یہہ ہے کہ اپنی روح کو لذت غیریت اور خودی سے باز رکھے تا جلوہ وصال و قرب میسر ہو کیونکہ الصوم لی انا اجزی بہ اسپر مشعر ہے۔ صوم معرفت اہل معرفت کے نزدیک روزہ یہہ ہے کہ سالک لذت وحدت ذات کی کثرت تعینات صفاتی مین پاوے اور کثرت تشبیہی کو وحدت حقیقی مین محو کرے تا کثرت وحدت کا حجاب نہو۔

چوتھا رکن حج کے بیان مین

شریعت مین حج وہ ہے کہ طالب بعد حصول استطاعت زاد و راحلہ اپنی وطن سے نکلے اور میقات پر پہنچے اور احرام باندہے اور کعبہ مقید کے معاینہ بعد تمام شروط ادا کرے۔ اہل طریقت کے پاس حج وہ ہے کہ مومن کامل کی بیعت اور اسکی تمام لوازمات حاصل ہونے کے بعد ارادہ کو کعبہ دل کی زیارت کے طرف متوجہ کرے اور تعلقات جسمانی اور خطرات نفسانی کو چھوڑکر تسلیم کے میدان مین قدم صدق رکھے اور احرام تصفیہ قلب کا باندہے اور تمام خلایق سے انقطاع کلی وجزئی کرے کیونکہ بمصداق قلب المومن عرش اللہ تعالے دل مظہر جمال بیکیف ہے۔ ؎

طواف کعبہ دل کن کہ قبلہ معنی ست
بسی جامہ چو تن سیمہی صفا اینجاست

حقیقت مین حج وہ ہے کہ کعبہ حقیقی کا مسافر وطن کونی سے نکلے اور عشق کا زاد و راحلہ ہمراہ لیکر ولولہ وشوق پر سوار ہووے اور میدان توحید مین قدم رکھکر مقامات کونی کو طے کرے اور مقام تصفیہ قلب و تجلیہ روح پر پہنچکر ماسوی اللہ سے پاک ہووے اور شہود انوار بیکیف مین قایم رہکر کعبہ نور کا جو اول ماخلق نوری ہے اپنے سبعہ صفات سے سات طواف کرے اور موصوف صفات ذاتی سے ہوکر بحکم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اپنی ادراک حقیقت سے شیون ذاتیہ کے طرف رجوع

ہووے اور متوجہ کعبہ حقیقۃ الحقایق کا رہے۔ اہل معرفت کے نزدیک یہ ہے کہ عارف کامل کعبہ جمع الجمع کی زیارت کے واسطے مرتبہ غیریت اور اثنینیت سے گزرے اور کثرت امکانی سے پاک وصاف ہوکر اپنی صفات ذاتیہ سے مجرد ہووے اور منزل تلوین وتمکین کو طے کرکے شہود وتصرفات اسمائے الٰہیہ وحقایق کونیہ جو غیریت مین ترک کرے تو از خود فنا ہوتا ہے اور کعبہ سر کا طواف امہات صفات کا کرتا ہے اور ورطہ قرب وبعد ووصل وفصل سے گزرکر مرتبہ قرب در قرب اور وصل در وصل کو پہنچتا ہے۔

پانچوان رکن زکوۃ مین

زکوۃ شریعت۔ شریعت مین زکوۃ وہ ہے کہ مال پر ایک سال گزر جائے بعد اسکا چالیسوان حصہ راہ خدا مین دیوے۔ زکوۃ اہل طریقت یہ ہے کہ جسقدر مال ہووے تمام اور کچھ زیادہ بھی دیوے۔ چنانچہ کسی نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ دوسو درہم مین کسقدر زکوۃ دینی چاہیئے حضرت شبلی نے کہا کہ تیرے واسطے کہون یا میرے لیئے اوسنے کہا کیا آپکے لیے اور حکم ہے اور میرے واسطے اور حضرت شبلی نے فرمایا ہان تجھے دوسو مین سے پانچ درہم دینا ہے اور مجھے دوسو پر پانچ درہم زاید اوسنے کہا یہ مذہب کسکا ہے شبلی نے کہا حضرت صدیق کا۔

چنانچہ ایک روز حضور عالم علیہ السلام نے حضرت صدیق سے فرمایا کہ ما ترکت لعیالک یعنی تو نے اپنے عیال کے لیے کیا چھوڑا ہے تو حضرت صدیق نے کہا کہ اللہ و رسولہ۔

چو کافر فدا ساخت در راہ سر   چہ مسلم کہ باشد فدائے دگر
زمال و روان دل برآوردہ اند   کہ اہل طریقت چنین کردہ اند

زکوٰۃ اہل حقیقت کی یہ ہے کہ ہر ایک کو تعلیم و تفہیم علم سلوک اور تلقین اشغال و اذکار کرے چونکہ حضور عالم نے فرمایا ہے لا انفع کنز من العلم ای علم المعرفۃ یعنی کوئی خزانہ نافع تر خزانہ علم معرفت سے نہیں ہے کیونکہ علم معرفت خلائق کے لیئے رزق اور خزانہ ہے چنانچہ و من رزقناہ منا رزقا حسنا ہے پس مراد رزق حسن سے علم معرفت ہے۔ زکوٰۃ اہل معرفت کے نزدیک یہ ہے کہ تصفیہ قلب و تجلیہ روح مریدان صادق کو سکھاوے اور لقمت عشق و محبت و قربت دوستان باوفاق پر ایثار کرے اور ارشاد حقایق و معارف و نفی اغیار طالبان و اُن کو تعلیم دے۔ زکوٰۃ معارف افضل و احسن ہے زکوٰۃ مالی و فعلی سے کیونکہ مالی زکوٰۃ سے دوسروں کی جسم کی پرورش ہوتی ہے اور زکوٰۃ افعالی سے سالک کے روح کی پرورش ہوتی ہے اور زکوٰۃ معارف سے دوسروں کی روح کی اسلیئے کل اولیا کا منقولہ ہے کہ صحبت یک ساعت با انسان کامل بہتر از عبادات و

ریاضات سالہاے دراز کہ در خلوت کند۔ زیراکہ آنچہ در صحبت حاصل
شود در تنہائی ممکن نیست۔ اسلئے خدا تعالے نے فرمایا ہے فاسئلوا
اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی اہل ذکر سے پوچھو جو تم نہیں
جانتے ہو مراد اہل ذکر سے وجود مومن کامل ہے کہ اُسکے وسیلے سے
درجہ تحقیق و تکمیل کو حاصل کرنا آسان ہے پس خدا تعالے ہر ایک مسلمان کو
مرتبہ تحقیق عطا فرماوے بمنہ وکرمہ آمین یا رب العالمین

تمت